ہفتہ وار رسالہ: 423
WEEKLY BOOKLET: 423

اولیا کی شان بزبانِ قرآن

صفحات: 29

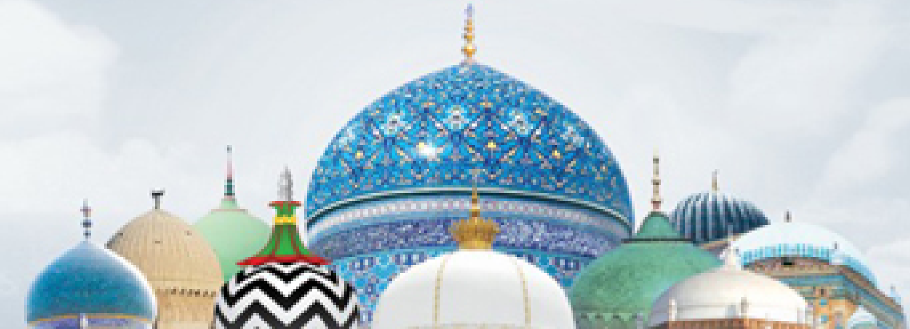

پہلے زمانے کے 3 اولیا 03
قرآنِ کریم میں اولیا کا ذکرِ خیر 11
حضرتِ لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ 15
حضرتِ زلیخا رحمۃ اللہ علیہا 20

پہلے اسے پڑھئے

اللہ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ پاک نے انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اپنے مخصوص بندوں (یعنی رسولوں اور نبیوں علیہمُ السّلام) کو چُنا۔ جب ہمارے پیارے پیارے اور آخری نبی، مکّی مدنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر سلسلۂ نُبُوّت ختم ہو گیا تو صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے دنیا بھر میں دینِ اسلام کا پیغام عام فرمایا پھر تابِعین، تبعِ تابِعین اولیائے کرام (رحمۃُ اللہِ علیہم) اِس عظیم کام کو لے کر آگے بڑھے یہی وجہ ہے کہ اکثر بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کے مزار شریف ان کی جائے ولادت (یعنی پیدا ہونے کی جگہ) سے بہت دور عَلاقوں یا مَمالِک میں ہیں، یہ اولیاءَ اللہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی سربُلندی کے لئے ہجرت کر کے گئے اور اپنی زندگیاں راہِ خدا میں گزار دیں۔ اللہ پاک نے ہمیں اِنہی بزرگانِ دین، اولیائے کاملین رحمۃُ اللہِ علیہم کی بَدولت اسلام کی نعمت اپنے وطن میں آسانی سے نصیب فرمائی ورنہ جن ممالک میں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم ظاہری طور پر تشریف نہیں لے جاسکے وہاں آج بھی اسلام اور مسلمانوں کی حالت دِگرگوں دیکھی جاسکتی ہے۔ ہم اللہ پاک کا کروڑ بار شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اپنے سب سے آخری اور پیارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت میں پیدا فرمایا اور پھر اہلِ بیتِ اَطْہار اور صحابۂ کِرام علیہمُ الرّضوان کی عقیدت و محبّت کی لازوال دولت عنایت فرما کر اِن نُفوسِ قُدسیہ کے نقشِ قدم پر چلنے والے اپنے نیک بندوں یعنی بزرگانِ دِین و اولیائے کامِلین رحمۃُ اللہِ علیہم کی نسبت سے بھی نوازا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! ہم اہلِ سنّت پر اللہ پاک کی یہ بہت بڑی کرم نوازی ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی

www.dawateislami.net

اپنے مقبول بندوں میں شامل فرمائے اور ہمیں قیامت میں خیر سے اِن کی رفاقت اور جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اَلحمدُ لِلّٰہ! یہ رسالہ قرآنِ کریم میں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے بیان ہونے والے کچھ واقعات پر مشتمل ہے۔ اللہ پاک نے اپنی مبارک کتاب میں جہاں جہاں اپنے نیک بندوں یعنی اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا تذکِرہ فرمایا اُن میں سے چند جگہوں کو خاص نُمایاں کرکے بیان کیا جارہا ہے تاکہ یہ جان لیا جائے کہ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا وُجودِ مَسعُود لوگوں کے لئے نعمت ہوتا ہے اور اس میں ہمارے لئے ان کی عزت و تعظیم کا درس بھی موجود ہے کہ ان کی بارگاہوں میں حاضری دینا دارَین کی سعادت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں ہمیشہ ان کا فرمانبردار رکھے۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم! اس رسالے کے بعد قرآنِ کریم سے اولیائے کرام کی کرامات کا ثُبوت اور پھر احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ذِکر اور کرامات کا تذکِرہ پیش کیا جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں اخلاص کی دولت نصیب فرمائے اور اپنے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

والسّلام مَعَ الْاِکرام

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و بے حساب مغفِرت

ابو محمد طاہر عطاری مدنی عُفِیَ عنہٗ

21 محرم شریف 1447 / 19 جولائی 2025

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اولیا کی شان بزبانِ قرآن

دُعائے عطّار! یااللہ پاک! جو کوئی 29 صفحات کا رسالہ "اولیا کی شان بزبانِ قرآن" پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے ولیوں کی پیروی کی توفیق دے اور اسے اپنے مقبول بندوں میں شامل فرما کر ماں باپ سمیت بِلا حساب جنّتُ الفِردوس میں داخلہ نصیب فرما۔
اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اعلیٰ دَرَجات پانے کا ذریعہ (دُرُود شریف کی فضیلت)

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ لِاُمَّتِیْ فِی الصَّلَاۃِ عَلَیَّ اَفْضَلَ الدَّرَجَاتِ یعنی "بے شک اللہ پاک نے میری اُمّت کے لئے مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنے کے بدلے اعلیٰ درجات رکھے ہیں۔" (کشف الغُمّہ، 1/326)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پہلے زمانے کے تین اولیا

"اَنطاکیہ" مُلکِ شام کا ایک بہترین شہر تھا۔ پورا شہر پانچ پہاڑوں سے گِھرا ہُوا تھا۔ شہر کی آبادی کا رَقبہ بارہ مِیل تک پھیلا ہوا تھا، حضرتِ عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام نے اپنے دو مُبلّغوں جن میں سے ایک کا نام "صادِق" اور دوسرے کا نام "مَصْدوق" تھا، انہیں دین کا پیغام پہنچانے کے لئے اس شہر میں بھیجا۔ جب یہ دونوں بزرگ اس شہر میں پہنچے تو ان کی ملاقات ایک بوڑھے چرواہے سے ہوئی جس کا نام "حبیب نَجّار" تھا، حبیب نَجّار نے پوچھا: آپ لوگ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟ آپ کا یہاں آنے کا کیا مقصد ہے؟ اِن دونوں صاحبوں

www.dawateislami.net

نے ارشاد فرمایا: ہم حضرتِ عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام کے مُبلِّغین ہیں اور اِس بستی والوں کو ایک خدا کی عبادت کرنے کی دعوت دینے آئے ہیں۔ حبیب نجار نے عرض کی: کیا آپ کے پاس اِس کی کوئی نشانی ہے؟ تو ان دونوں نے فرمایا: جی ہاں! ہم مریضوں، پیدائشی نابیناؤں اور کوڑھیوں (یعنی سفید داغ والوں) کو اللہ پاک کے حکم سے شفا دیتے ہیں۔ حبیب نجار یہ سُن کر کہنے لگا: میرا ایک بیٹا دو سال سے بیمار ہے۔ کیا آپ اس کو تندرست کر دیں گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس کو ہمارے پاس لائیے۔ ان دونوں نے اُس مریض لڑکے پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ فوراً ہی تندرست ہو کر کھڑا ہو گیا۔ سارے شہر میں یہ خبر بجلی کی طرح پھیل گئی، بہت سے مریض جمع ہو گئے اور سب کے سب شفایاب بھی ہو گئے۔

اس شہر کے بادشاہ کا نام "اَنْطِیخا" تھا جو غیر مسلم تھا، وہ ان دونوں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی نیکی کی دعوت سُن کر غصّے میں آپے سے باہر ہو گیا۔ اُس نے دونوں بزرگوں کو گرفتار کر کے مارا اور جیل میں قید کر دیا، حضرتِ عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام نے اپنے حَواریوں (یعنی ساتھیوں) کے سردار حضرتِ شَمْعُون رحمۃُ اللہِ علیہ کو اُن کے پیچھے انطاکیہ بھیجا۔ حضرتِ شمعون رحمۃُ اللہِ علیہ کسی طرح بادشاہ کے پاس پہنچ گئے اور بادشاہ سے فرمایا: جو دو آدمی قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سُنی گئی تھی کہ وہ کیا کہتے تھے؟ بادشاہ نے کہا: نہیں، جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا تو مجھے فوراً غصّہ آ گیا۔ آپ نے فرمایا: اگر بادشاہ کی اجازت ہو تو اُنہیں بُلایا جائے تاکہ دیکھیں اُن کے پاس کیا ہے؟ جب وہ آئے تو حضرتِ شمعون رحمۃُ اللہِ علیہ نے ان سے پوچھا: آپ کو کس نے بھیجا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اُس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ آپ نے فرمایا: اس کی مختصر صِفَت بیان کرو! انہوں نے کہا: "وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔" آپ نے فرمایا: تمہارے پاس

www.dawateislami.net

کیا نشانی ہے ؟ انہوں نے جواب دیا: جو بادشاہ چاہے۔ تو بادشاہ نے ایک ایسے پیدائشی نابینا کو بُلایا جس کے سر میں آنکھیں ہی نہیں تھیں، حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کے اُن دونوں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم نے اپنا مبارک ہاتھ پھیرا تو اُس کی پیشانی میں آنکھوں کے دو سوراخ بن گئے، پھر انہوں نے مٹی کے دو گیند بنا کر اُن سوراخوں میں رکھ کر دعا کی تو یہ مٹی کے دونوں گیند آنکھیں بن کر روشن ہو گئے اور پیدائشی نابینا اَنکھیارا بن گیا۔

حضرتِ شمعون رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اے بادشاہ! تم اُس کی عبادت کیوں نہیں کرتے جو ایسی قدرت والا ہے کہ اَندھوں کو آنکھیں عطا فرما دیتا ہے۔ یہ سُن کر بادشاہ نے اُن دونوں بزرگوں سے کہا: کیا تمہارا خدا مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے؟ اگر وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے تو ایک مردے کو زندہ کر دے جو میرے ایک کسان کا لڑکا سات دن پہلے مر گیا ہے، اُس کا جسم خراب ہو چکا ہے اور بدبو پھیل رہی ہے، میں نے اُس کے والد کے انتظار میں ابھی تک اس کو دفن نہیں کیا ہے۔ بادشاہ ان تینوں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کو لے کر لڑکے کی لاش کے پاس گیا، تینوں بزرگوں نے دعا مانگی تو اللہ پاک کے حکم سے وہ مُردہ زندہ ہو کر بلند آواز سے کہنے لگا: مَیں غیر مسلم تھا، مجھے مرنے کے بعد جہنّم کی وادیوں میں داخل کیا گیا لہٰذا میں تم لوگوں کو عذابِ الٰہی سے ڈراتے ہوئے اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں اور تم لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے پیغمبر حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کا کلمہ پڑھ کر ان تینوں مُبَلِّغین کی بات مان کر ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ یہ تینوں اصحاب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے حواری اور اُن کے مُبلِّغ ہیں، یہ مَنظَر دیکھ کر اور مُردے کی تقریر سُن کر سب لوگ حیران رہ گئے، اتنے میں حبیب نجّار (رحمۃُ اللہِ علیہ) بھی دوڑتے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے بھی بادشاہ اور سارے شہر والوں کو مُبلِّغین کی تصدیق

کے لئے پُرزور تقریر کر کے تیار کرلیا، یہاں تک کہ بادشاہ اور اُس کے تمام درباریوں نے ایمان قبول کرلیا مگر چند بدنصیب ایمان نہیں لائے بلکہ اُنہوں نے مَعاذَ اللہ حبیب نجار رحمۃُ اللہِ علیہ کو شہید کر دیا تو ان بدبختوں پر اللہ پاک کا عذاب آیا۔

(تفسیر صاوی، پ22، یٰسین، تحت الآیۃ:13، 5/1708-1710)

قرآنِ کریم کی مشہور ترین سورت "یٰسین شریف" میں اِس واقعے کو یوں بیان کیا گیا ہے:

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَۚ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

(پ22، یٰسٓ:13، 14)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان سے مثال بیان کرو اس شہر والوں کی جب اُن کے پاس فرستادے آئے جب ہم نے اُن کی طرف دو بھیجے پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا اب ان سب نے کہا کہ بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

چند آیات کے بعد حضرت حبیب نجار رحمۃُ اللہِ علیہ کی بات قرآنِ کریم میں اس طرح بیان کی گئی ہے:

وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَۙ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْــٴَـلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

(پ22، یٰسٓ:20، 21)

ترجمۂ کنز الایمان: اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا، بولا اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ (اجر) نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں۔

تقریباً 226 سال پہلے کے بزرگ حضرت احمد بن محمد مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی تفسیر "حاشیۃُ الصّاوِی عَلَی الْجَلالَیْن" میں اور دیگر مفسرینِ کرام نے یہ واقعہ اپنی اپنی تفاسیر میں لکھا ہے:

www.dawateislami.net

حضرتِ عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام کے تین مُبلّغین جو کہ آپ کی اُمّت کے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم میں سے تھے۔ اُن کی یہ کرامت تھی کہ وہ اللہ پاک کے حکم اور اُس کی عطا کی ہوئی طاقت سے پیدائشی نابیناؤں کو آنکھیں، بیماروں کو صحّت اور تندرستی دیتے بلکہ مُردوں کو زندہ بھی کر دیا کرتے تھے۔ جب حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کی اُمّت کے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم اس قدر تَصَرُّفات کرسکتے تھے تو حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کے بھی آقا بلکہ سارے نبیوں کے سردار محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امّت جو کہ پچھلی تمام امّتوں سے افضل و اعلیٰ ہے، اِس کے اولیائے کرام کی شان و عظمت کتنی بُلند ہو گی؟

ہمارے پیارے اور آخری نبی، مکی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پہلے جتنے انبیائے کرام علیہمُ السّلام دنیا میں تشریف لائے، اُن کی امّتوں میں جتنے اولیائے کرام تھے، اُن سب سے افضل ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی برکت سے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت کے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم ہیں۔

سمجھنے کی بات

اللہ پاک کی بارگاہ میں ہر مومن مسلمان کی بڑی عزّت اور شان ہے، قرآنِ کریم میں ایک عام مومن مسلمان کے بارے میں بدگُمانی کرنے، اُس پر تہمت و بہتان باندھنے، اُس کا مذاق اُڑانے، اُسے بُرے نام سے پکارنے، اُسے تکلیف دینے اور مَعاذَ اللہ! اُسے قتل کرنے پر شدید وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں بھی ایک مومن مسلمان کی عزّت و حُرمت کی بڑی تاکید ہے۔ جب ایک عام مسلمان کی عزّت و حُرمت کی اللہ پاک اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں اس قدر اہمیت ہے تو جو عالمِ دین ہو، اس کی تعظیم و اِحترام کا درجہ کس قدر بڑھ جائے گا۔ عالمِ دین کی غیرِ عالم پر شان و عظمت کے لئے

www.dawateislami.net

یہ ایک آیتِ کریمہ ہی کافی ہے۔ پارہ 23 سورۃُ الزُّمَر کی آیت نمبر 9 میں ارشاد ہوتا ہے:
﴿قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔“

جب عالمِ دین اور غیرِ عالم برابر نہیں تو ولیُّ اللہ کا درجہ تو اس سے بھی اوپر ہے کیونکہ اللہ پاک کا ولی ہونے کے لئے عالم ہونا شرط ہے ”ولی“ کا ایک معنیٰ دوست ہے اور اللہ پاک جاہل کو دوست نہیں رکھتا۔ اللہ پاک جب کسی کو اپنا دوست (یعنی ولی) بناتا ہے تو اُسے پہلے اپنے دین کے علم کا عالِم بھی بناتا ہے۔

بااَدب بانصیب

اَلحمدُ لِلّٰہِ الکریم! اللہ پاک کے نیک اور برگُزیدہ بندوں (یعنی اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم) کے بارے میں صدیوں سے عام مسلمانوں کا طرزِ عمل ادب و تعظیم والا رہا ہے، عاشقانِ اولیا بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی حیاتِ مبارکہ (یعنی زندگی) میں ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فیض پاتے اور ان کی وفات شریف کے بعد اُن کے مزارات پر حاضر ہو کر تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے ہیں اور ایصالِ ثواب کے لئے دیگر نیک کام کر کے بَرَکات حاصل کرتے ہیں۔

اللہ پاک اپنے اِن اولیائے کرام کو دنیا میں اور دنیا سے جانے کے بعد بڑی شان ومَنزِلَت سے نوازتا ہے، لوگوں کے دِلوں میں اِن کی محبّت و عقیدت ڈال دیتا ہے کہ سینکڑوں سال گزرنے کے بعد بھی مخلوقِ خدا اُن کے مزارات پر حاضر ہوتی اور اُن کے وسیلے سے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعائیں کرتی ہے اور اللہ پاک اپنے ان اولیائے کرام کے صدقے میں ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے اُس کے مقبول بندے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم دنیا اور آخرت میں اُس کے عذاب اور ناراضی سے اَمان

www.dawateislami.net

میں ہوتے ہیں۔ پارہ 11، سورۂ یونس کی آیت نمبر 62 اور 63 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

ترجمۂ کنز الایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں۔

حضرتِ علّامہ احمد صاوی مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: قیامت کے دن اُن پر کوئی خوف ہوگا اور نہ اس دن یہ غمگین ہوں گے کیونکہ اللہ پاک نے اپنے ولیوں کو دنیا میں ان چیزوں سے محفوظ فرمادیا ہے جو آخرت میں خوف اور غم کا باعث بنتی ہیں۔

(تفسیر صاوی، پ 11، یونس، تحت الآیۃ: 62، 3/880)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

ولی کا مطلب کیا ہے؟

"ولی" عربی زبان کا لفظ ہے، اِس کی اصل "وِلَاءٌ" ہے جس کے معنٰی نزدیک اور مدد کے ہیں۔ "وَلِیُّ اللہ" وہ ہے جو فرائض سے اللہ پاک کی نزدیکی حاصل کرے اور اللہ پاک کی فرمانبرداری میں مصروف رہے اَلْغَرَض وہ ہر کام اللہ پاک کی مرضی کے مطابق کرے، وہ اللہ کے ذکر سے نہ تھکے۔ فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: "وَلِیُّ اللہ وہ ہے جس کو دیکھنے سے اللہ پاک یاد آئے۔" (جامع صغیر، ص168، حدیث: 2801)

اللہ پاک کے بارے میں درست عقیدہ

اللہ پاک کا ولی ہونا اُس کی بارگاہ کا مُقرَّب (یعنی مقبول یا پسندیدہ) ہونا ہے، اللہ پاک جسے اپنے کرم سے چاہتا ہے اس (یعنی ولایت کی) عظیمُ الشان نعمت سے نواز دیتا ہے، اللہ پاک بعض حضرات کو پیدا ہی ولی صِفت پر فرماتا ہے جسے "مادَر زاد ولی (یعنی پیدائشی ولی)" کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

جیسے حضرتِ بی بی مریم رحمۃُ اللہِ علیہا مادرزاد وَلِیَّہ تھیں۔

یاد رکھئے! کوئی وَلی کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی صحابی کے رُتبے کو نہیں پہنچتا۔ اہلِ سنّت کا اس بات پر اِتّفاق ہے کہ کوئی ولی کسی نبی علیہ السّلام سے افضل نہیں ہو سکتا۔(الرسالۃ القشیریہ، ص380) یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔" (ارشاد الساری، 1/378، تحت الحدیث:122) ایسے ہی کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی صِدّیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا، جو ایسا کہے بِالْاِتّفاق پکّا کافر اور بے دین ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 15/584)

ولایت کِن کو مِلتی ہے؟

اللہ پاک جس کو بھی ولی بناتا ہے اپنے فضل و کرم سے ہی بناتا ہے، کوئی بندہ بڑی بڑی عبادتیں کرکے اِس مقام و مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا البتّہ نیک اعمال اللہ پاک کے وَلی ہونے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:﴿وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَاؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۠(۶۹)﴾ (پ21، العنکبوت:69) ترجمۂ کنزُالایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "وِلایَت کَسْبی نہیں (یعنی کوشش کرکے حاصل نہیں کی جاسکتی) مَحْض عطائی (یعنی اللہ پاک کے عطا فرمانے سے ملتی) ہے۔ ہاں! کوشش اور مُجاہدہ کرنے والوں کو اپنی راہ دکھاتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ، 21/606) جیسا کہ پیچھے آیتِ مبارکہ میں بیان ہوا۔

تُو اپنی ولایت کی خیرات دے دے   میرے غوث کا واسطہ یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

کیا اولیائے کرام سے گناہ نہیں ہو سکتا؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے معصوم ہونا(یعنی گناہ ہو ہی نہ سکنا) یہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام اور فرشتوں کی خُصوصیت ہے۔ اللہ پاک کی رحمت اور اُس کے فضل سے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم اَمانِ الٰہی میں ہوتے ہیں اگرچہ اِن سے گناہ ہو سکتے ہیں، یہ گناہوں سے معصوم نہیں، البتّہ رحمتِ الٰہی سے یہ گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم کے پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 65 میں ارشاد فرماتا ہے:﴿اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ”بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں۔“

قرآنِ کریم میں اولیائے کرام کا ذکرِ خیر

اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں پچھلی اُمّتوں کے کئی اولیائے کرام کا ذکرِ خیر فرمایا ہے جیسا کہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کے زمانے کے مشہور اولیائے کرام جنہیں ”اَصحابِ کَہف“ کہتے ہیں بلکہ اِن کی یاد پر پوری سورت کا نام ہی ”کَہف“ ہے۔ کَہف عربی زبان میں ”غار“ کو کہتے ہیں۔ غار میں تقریباً 309 سال تک سونے والے ان اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی تعداد کے بارے میں مختلف اَقوال ہیں۔ مگر سب سے مضبوط قول 7 افراد ہے۔ 15 ویں پارے میں موجود سورۃُ الکہف کی آیت نمبر 9 سے آیت نمبر 26 تک اصحابِ کہف کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

قرآنِ کریم میں جن پچھلی اُمّتوں کے اولیائے کرام کا ذکرِ خیر آیا ہے اَب ہم اُن کا باری باری تذکرہ کرتے ہیں تاکہ آپ جان سکیں کہ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا ذکرِ خیر کرنا کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ قرآنِ کریم سے ثابت ہے اور اللہ پاک نے اپنی اِس پاکیزہ کتاب میں

www.dawateislami.net

جگہ جگہ اِن نیک ہستیوں کا ذکر فرمایا ہے بلکہ ان کے پورے پورے واقعات بیان فرمائے ہیں اور اِن کی یاد پر پوری پوری سورتوں کے نام رکھے گئے ہیں۔ حضرتِ سُفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کے نیک بندوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، 7/335، رقم: 10750)

آیئے! رحمتِ الٰہی سے حصّہ پانے کے لئے اِن اولیائے کرام کا ذکرِ خیر کرتے ہیں۔

309 سال تک آرام فرمانے والے اولیائے کرام

اللہ پاک قرآنِ کریم میں 15ویں پارے کی سورۃُ الکھف کی آیت نمبر 9 میں اصحابِ کہف کا ذکر کچھ یوں فرماتا ہے: ﴿اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا﴿۹﴾﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ”کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔“

تقریباً اَڑھائی سو سال پہلے کے مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ شیخ سُلیمان جَمَل رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی تفسیرِ جَمَل میں لکھتے ہیں: اصحابِ کہف کے نام بڑے بابرکت ہیں اور اَکابر بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم نے ان کے فوائد بیان کئے ہیں کہ اِن کے مبارک نام لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے، مال پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں ہوتا، کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا، بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے، کہیں آگ لگی ہو اور یہ نام مبارک کپڑے میں لپیٹ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے، بچے کے رونے، باری کے بخار، دردِ سر، اُمُّ الصِّبْیان (خاص قسم کے دماغی جھٹکے اور دَورے) خشکی و تَری کے سفر میں، جان ومال کی حفاظت، عقل کی تیزی اور قیدیوں کی آزادی کے لئے یہ نام

www.dawateislami.net

مبارک لکھ کر تعویذ کی طرح بازو میں باندھے جائیں۔(تفسیر جمل، پ15، الکھف، تحت الآیۃ:22، 4/409)

اِن اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے مکمل واقعے کو ترجَمۂ کنزالعرفان اور تفسیر صراطُ الجنان سے پڑھیے، اِن شاءَ اللہُ الکریم اولیائے کرام کی عقیدت و محبّت سے ایمان تازہ ہو جائے گا۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اُمّتِ محمدی کے ولیُّ اللہ کی شان

جب حضرتِ عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السّلام کے زمانے کے اولیائے کرام کی یہ شان ہے تو نبیِ آخرُ الزّماں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت کے اولیائے کرام کی شان و عظمت کتنی بلند ہو گی۔ اگر کوئی عاشقِ اولیا حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مبارک ناموں سے برکت حاصل کرتے ہوئے اُنہیں یاد کرے یا اُن ناموں کا تعویذ بنائے تو اُسے کیوں برکتیں نصیب نہ ہوں گی، کیوں نہ اس کے مشکل کام آسان ہوں گے۔

پوری دنیا پر حکومت کرنے والے ولیُّ اللہ

سورۃُ الکَہف میں ہی اللہ پاک کے ایک اور وَلی کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جن کا نام مبارک ”اِسکندر اور لَقَب ذُوالقَرنَین رحمۃُ اللہِ علیہ ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت خِضر علیہ السّلام کے خالہ زاد بھائی ہیں، دنیا میں چار بڑے بادشاہ ہوئے ہیں، ان میں سے دو مومن تھے، حضرت سلیمان علیہ السّلام اور حضرت ذوالقرنین رحمۃُ اللہِ علیہ اور دو کافر تھے نَمرود اور بُختِ نَصّر اور پانچویں بڑے بادشاہ حضرت امام مہدی رحمۃُ اللہِ علیہ ہوں گے، اُن کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ نے (اِسکندر ذُوالقَرنَین

www.dawateislami.net

کے بارے میں) فرمایا کہ وہ نہ نبی تھے نہ فرشتے بلکہ اللہ پاک سے محبت کرنے والے بندے تھے، اللہ پاک نے انہیں محبوب بنایا۔(تفسیر صراط الجنان، پ16، الکھف، تحت الآیۃ:83، 6/29)

پارہ 16، سورۃُ الکَہف کی آیت نمبر 83 اور 84 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًاؕ(۸۳) اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ اٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًاۙ(۸۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور تم سے ذوالقرنین کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ میں تمہیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا ہوں، بے شک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا۔

تفسیر خازِن میں ہے: بیشک ہم نے حضرت ذُوالْقَرنین رحمۃُ اللہِ علیہ کو زمین میں اِقتدار دیا اور اسے ہر قسم کا سامان یا اس کے حُصول کا طریقہ عطا فرمایا اور جس چیز کی مخلوق کو حاجت ہوتی ہے اور جو کچھ بادشاہوں کو ملک اور شہر فتح کرنے اور دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے میں دَرکار ہوتا ہے وہ سب عنایت کیا۔(تفسیر خازن، پ16، الکھف، تحت الآیۃ:84، 3/223)

قرآنِ کریم میں ان کے مشرق سے مغرب تک ساری دنیا کے سفر کا بیان ہے، سورۃُ الکہف کی آیت نمبر 83 سے لے کر 99 تک پڑھئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

جو ربِّ کریم حضرتِ ذوالقرنین رحمۃُ اللہِ علیہ کو ظاہری دنیا کی بادشاہت عطا فرما سکتا ہے وہی رب اپنے کرم سے امّتِ محمدی کے اولیا کو لوگوں کے دلوں پر بھی حکومت عنایت کر سکتا ہے۔ دیکھئے! آج پاک و ہند سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں ایسے کئی مزاراتِ مبارکہ نظر آئیں گے جہاں خلقِ خدا پروانہ وار ذوق و شوق سے آتی اور اللہ پاک کی رحمت سے مَن کی مُرادیں پاتی ہے۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

www.dawateislami.net

ملکۂ بلقیس کا تخت لانے والے ”وَلِیُّ اللّٰہ“

اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ سلیمان علیہ السّلام کے وزیر کا نام حضرتِ آصف بن بَرخیا رحمۃُ اللہِ علیہ ہے۔ پارہ 19، سورۂ نَمل کی آیت نمبر 40 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اُسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے۔

تفسیر کی کئی کُتُب میں لکھا ہے کہ جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس سے مراد حضرت آصف بن بَرخِیا رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں۔ (تفسیر قرطبی، پ19، النمل، تحت الآیۃ:40، 7/156)

جب حضرتِ سلیمان علیہ السّلام کے زمانے کے وَلی ہزاروں مِیل دور سے تخت لاسکتے ہیں تو محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امّت کے ولی، حضور داتا علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ غیر مسلم کو اسلام کی طاقت دِکھانے اور ولی اللہ کی شان سمجھانے کے لئے آن ہی آن میں برطانیہ سے اُس کے کپ میں گرما گرم چائے کیوں نہیں لاسکتے؟ یقیناً لاسکتے ہیں اللہ پاک نے اپنے اولیائے کرام کو ایسی بے شمار طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

حضرتِ لُقمان رحمۃُ اللہِ علیہ

حضرتِ لُقمان رحمۃُ اللہِ علیہ جنہیں عوام حضرتِ لُقمان حکیم کے نام سے جانتی ہے یہ بھی اللہ پاک کے نیک بندے اور ولی اللہ ہیں، آپ حکیم (یعنی ڈاکٹر) نہ تھے بلکہ بڑی علم و

www.dawateislami.net

حکمت بھری باتیں فرمایا کرتے تھے اس لئے آپ کو ”حکیم“ کہا جانے لگا۔ قرآنِ کریم میں ایک سورت آپ کے نام مبارک پر ہے، چنانچہ پارہ 21 سورۂ لقمان آیت نمبر 12 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر کر۔

حضرتِ لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ، حضرت ایوب علیہ السّلام کے بھانجے تھے۔ آپ نے ایک ہزار سال عمر پائی۔ حضرت داؤد علیہ السّلام سے پہلے آپ ”بنی اسرائیل“ کے مفتی تھے۔ جب حضرت داؤد علیہ السّلام مَنصبِ نبوت پر فائز ہوئے تو آپ نے فتویٰ دینا چھوڑ دیا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے چار ہزار انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی خدمت میں حاضری دی ہے۔
(عجائب القرآن، ص358)

تقریباً تین سو سال پہلے کے بزرگ حضرتِ علّامہ محمد اسمٰعیل حَقّی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرتِ لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ کی قبر ”رَمْلہ“ میں ہے اور اس جگہ سَتّر انبیائے کرام علیہمُ السّلام بھی مدفون ہیں۔ آپ کی قبر پر ایک بلند نشان ہے اور لوگ اس قبر کی زیارت کے لئے دور دور سے آیا کرتے ہیں۔ (تفسیر روح البیان، پ21، لقمان: تحت الآیۃ:12، 7/77)

اے عاشقانِ اولیا! حضرتِ لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کو بنے ہوئے ہزاروں سال ہوگئے، صدیوں سے لوگ دور دور سے اُس مزار شریف کی زیارت کرتے چلے آرہے ہیں، اس سے پتا چلتا ہے کہ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے مزارات کے لئے سفر کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے، اگر مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ یا اُمّتِ محمدی کے وہ بزرگانِ دین جن کی علم و حکمت بھری گفتگو کی مثالیں صدیوں سے بیان کی جارہی ہیں ان کے مزار شریف کی

www.dawateislami.net

زیارت کے لئے کوئی جاتا ہے تو کیوں اُسے بُرا بھلا کہا جائے گا؟ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

حضرتِ طالوت رحمۃُ اللہِ علیہ

قرآنِ کریم کی سب سے بڑی سورت "سورۃُ البَقَرۃ" ہے اس میں ایک وَلِیُّ اللہ حضرتِ طالوت رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر ہے۔ دراصل بنی اسرائیل کا نظام یوں چلتا تھا کہ ہمیشہ ان لوگوں میں ایک بادشاہ ہوتا تھا، جو ملکی نظام چلاتا تھا اور ایک نبی ہوتے تھے جو نظامِ شریعت اور دینی معاملات کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ اللہ پاک کے نبی حضرتِ شَمُوِیل علیہ السّلام کے زمانے میں کوئی بادشاہ نہیں تھا تو بنی اسرائیل نے آپ سے درخواست کی کہ آپ کسی کو ہمارا بادشاہ بنا دیجئے تو آپ نے حکمِ خداوندی کے مطابق حضرتِ طالوت رحمۃُ اللہِ علیہ کو بادشاہ بنا دیا جو بنی اسرائیل میں سب سے زیادہ طاقتور اور سب سے بڑے عالم تھے۔

پارہ 2 سورۃُ البَقَرۃ کی آیت نمبر 247 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًاؕ قَالُوْۤا اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَیْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِؕ وَ اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے بولے اسے ہم پر بادشاہی کیونکر ہو گی اور ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی فرمایا اسے اللہ نے تم پر چن لیا اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی اور اللہ اپنا ملک جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

www.dawateislami.net

حضرتِ طالوت رحمۃُ اللہِ علیہ، حضرتِ داؤد علیہ السّلام کے رشتے میں سُسَر ہیں، جیسا کہ دوسرے پارے کی اِنہی آیات میں ہے۔ جب حضرتِ داؤد علیہ السّلام نے جالوت (غیر مسلم) کو شکست دی تو حضرت طالوت رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور اپنی آدھی سلطنت کا ان کو سُلطان بنا دیا۔(تفسیر جمل، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ: 251، 1/308)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اے عاشقانِ اولیا! اللہ پاک جو چاہے کرسکتا ہے جب اُس کے چاہنے سے بنی اسرائیل کے ایک نیک شخص کو پورے ملک کی بادشاہت عطا ہو سکتی ہے تو اگر وہ اپنے سب سے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امّت کے کسی مقبول اور نیک بندے حضرت صلاح الدّین ایوبی یا حضرت نُورُالدّین زَنگی رحمۃُ اللہِ علیہما کو دنیاوی حکومت کے ساتھ ساتھ کفار پر رُعب و دبدبے کی ایسی دولت سے نواز دے کہ کفّار ان کے نام سے بھی تھر تھراتے ہوں تو اس میں کیا حیرانگی کی بات ہے۔

حضرتِ عمران رحمۃُ اللہِ علیہ

حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کے نانا اور حضرتِ بی بی مریم رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم کا نام حضرتِ عمران ہے آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام حضرتِ حَنَّہ رحمۃُ اللہِ علیہا ہے جو کہ حضرت مریم رحمۃُ اللہِ علیہا کی والدۂ محترمہ ہیں۔ یہ نیکوں کا خاندان تھا اور یہ سب حضرات اللہ پاک کے مقبول بندے تھے۔ قرآنِ کریم کی دوسری بڑی سورت کا نام حضرتِ عمران رحمۃُ اللہِ علیہ کے نام مبارک پر ہی ” اٰلِ عمرٰن “ ہے۔

www.dawateislami.net

ایک زمانہ تک حضرت حَنَّہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے ہاں اولاد نہیں ہوئی یہاں تک کہ بڑھاپا آگیا اور مایوسی ہوگئی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نے ایک دِن ایک درخت کے سائے میں ایک چڑیا دیکھی جو اپنے بچے کو دانہ کھلا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کے دل میں اولاد کا شوق پیدا ہوا اور بارگاہِ اِلٰہی میں دعا کی کہ یارب! اگر تُو مجھے بچّہ دے تو میں اس کو "بیتُ المُقَدَّس" کا خادم بناؤں گی۔ چنانچہ جب وہ حاملہ ہوئیں اور انہوں نے یہ نذر مان لی تو ان کے شوہر حضرتِ عمران رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: یہ آپ نے کیا کیا؟ اگر لڑکی پیدا ہوئی تو وہ اس قابل کہاں ہوگی کہ بیتُ المُقَدَّس کی خدمت کرے کیونکہ بیتُ المقدّس کی خدمت کے لیے لڑکوں کو دیا جاتا تھا۔ ولِیِ کامل کے منہ سے نکلی بات پوری ہوگئی اور واقعی حضرت حَنَّہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے ہاں حضرتِ مریم رحمۃُ اللہِ علیہا کی ولادت ہوئی مگر حضرت عمران رحمۃُ اللہِ علیہ کا ولادت سے پہلے ہی انتقال ہوگیا۔ (تفسیر خازن، پ3، اٰل عمران، تحت الآیۃ:35، 1/244)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

قرآنِ کریم میں اِن دونوں بزرگوں کا ذکر کچھ اس طرح ہے:

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ (پ3، اٰل عمران:35)

ترجَمۂ کنز الایمان: جب عمران کی بی بی نے عرض کی اے رب میرے، میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے تو تُو مجھ سے قبول کرلے بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا۔

جب حضرتِ عمران رحمۃُ اللہِ علیہ کی نیک سیرت زوجہ حضرتِ حَنَّہ رحمۃُ اللہِ علیہا نے نیک کام کے متعلق مَنَّت مانی اور اللہ پاک نے ان کی دعا قبول فرمالی تو اللہ پاک کے سب سے

www.dawateislami.net

پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اُمّت کے بہت بڑے وَلِیُّ اللہ حضرتِ خواجہ غریب نواز معین الدّین حسن چشتی اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر کوئی مسلمان نیک جائز تمنّا پوری ہونے کی منّت مانتا ہے تو اللہ پاک اپنے مقبول بندے اور ولی کے وسیلے سے کیوں قبول نہیں فرمائے گا؟

حضرتِ زلیخا رحمۃُ اللہِ علیہا

حضرتِ زلیخا رحمۃُ اللہِ علیہا حضرتِ یوسف علیہ السّلام پر ایمان لانے کے بعد آپ کی زوجیت میں آگئی تھیں، اس وقت آپ ضعیف ہوچکی تھیں، اللہ پاک نے حضرتِ یوسف علیہ السّلام کی دعا کی برکت سے آپ کو آپ کی جوانی لوٹا دی۔ (المستطرف،1/194)

آپ رحمۃُ اللہِ علیہا رات دن عبادت فرمایا کرتی تھیں اور اِس کے علاوہ آپ کا کوئی کام نہ تھا، حضرتِ یوسف علیہ السّلام نے اِن کی توجّہ اپنی طرف نہ پائی تو فرمایا: زلیخا! تُو تو میری محبّت میں دیوانی تھی! جواب دیا: یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب میں آپ کی محبّت کی ماہیت سے واقف نہ تھی، اب میں آپ کی محبّت کی حقیقت پہچان چکی ہوں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص32) اللہ پاک نے حضرتِ یوسف علیہ السّلام کو حضرتِ زلیخا سے دو بیٹے عطا فرمائے۔ ایک کا نام اِفرائیم اور دوسرے کا مِیشا تھا۔ (تفسیر صراط الجنان، پ13، یوسف، تحت الآیۃ:56، 5/19)

پارہ 12 سورۂ یوسف کی آیت نمبر 51 میں حضرتِ زلیخا رحمۃُ اللہِ علیہا کا اس طرح ذکر کیا گیا ہے:

قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ٘ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۵۱﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: عزیز کی عورت بولی اب اصلی بات کھل گئی میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تھا اور وہ بے شک سچے ہیں۔

یاد رہے! اس آیت میں حضرت زلیخا رحمۃُ اللہِ علیہا کی توبہ کا اعلان اللہ پاک نے فرما دیا لہٰذا اب حضرت زلیخا کو بُرے لفظوں سے یاد کرنا حرام ہے کیونکہ وہ حضرت یوسف علیہ السّلام کی مُقدّس بیوی تھیں۔(تفسیر صراط الجنان، پ12، یوسف، تحت الآیۃ:51، 4/575)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اے عاشقانِ اولیا! جب اللہ پاک حضرتِ زلیخا رحمۃُ اللہِ علیہا کو توبہ کے بعد اِتنا عظیم مرتبہ عنایت فرما سکتا ہے تو حضرتِ یوسف علیہ السّلام کے آقا محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اُمّت میں سے توبہ کرنے والوں کو کیوں ولایت کے تاج سے سرفراز نہیں فرما سکتا؟

حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کے زمانے کے ہزاروں اولیائے کرام

اللہ پاک کے حکم سے حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام نے جب فرعون کو ایمان لانے کی دعوت دی تو اس بدبخت نے جو خود کو خدا کہلاتا تھا کوئی نشانی مانگی، آپ علیہ السّلام نے اپنا عصا شریف دکھایا جو بہت بڑا اژدھا بن کر فرعون کو کھانے کے لئے لپکا تو فرعون معافیاں مانگنے لگا پھر فرعون کہنے لگا کہ مَعاذَ اللہ! یہ جادو ہے اگر آپ میرے جادوگروں کو ہرا دیں تو میں ایمان لے آؤں گا چنانچہ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام فرعون کے دیئے ہوئے وقت پر ایک میدان میں تشریف لائے جہاں ہزاروں جادوگر اپنے کرتب دکھا رہے تھے اور ان کو دیکھنے کے لئے لاکھوں لوگ جمع تھے۔

جادوگروں نے اپنی لاٹھیوں اور رسیوں کو پھینکا تو ایک دم وہ جادو سے سانپ بن کر پورے میدان میں دوڑنے لگیں لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے خدا کے حکم سے اپنی مقدس لاٹھی کو زمین پر رکھا تو وہ ایک بہت بڑا اژدہا بن کر جادوگروں کے تمام سانپوں کو کھا گیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اسے اپنے ہاتھ مبارک میں لیا تو وہ پہلے کی طرح عصا

www.dawateislami.net

ہو گیا۔ یہ دیکھ کر جادو گروں کو یقین ہو گیا کہ یہ معجزہ ہے جس سے جادو مقابلہ نہیں کر سکتا یہ معجزہ دیکھ کر تمام جادو گر ہار مانتے ہوئے سجدے میں گر پڑے اور اونچی آواز میں کہا: ہم سب حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السّلام کے رب پر ایمان لائے، بدبخت فرعون نے توبہ کرنے کے بجائے ان سب ایمانداروں کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا جو کہ ایک آن میں مومن ہوئے تو دوسرے ہی لمحے نظرِ نبی سے ولایت کے مقام تک پہنچے تھے۔

اللہ پاک ان کا واقعہ قرآنِ کریم میں پارہ 16 سورۂ طٰہٰ میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْاۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَ عِصِیُّهُمْ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِهٖ خِیْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْاؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍؕ وَ لَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى ﴿۶۹﴾ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْؕ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ٘ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿۷۱﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۷۲﴾ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِؕ وَ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ (پ16، طٰہٰ، آیت: 65-73)

ترجمۂ کنز الایمان: بولے اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو جبھی اُن کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں تو اپنے جی میں موسیٰ نے خوف پایا ہم نے فرمایا ڈر نہیں بے شک تو ہی غالب ہے اور ڈال تو دے جو تیرے دہنے ہاتھ میں ہے وہ اُن کی بناوٹوں کو نگل جائے گا وہ جو بنا کر لائے ہیں وہ تو جادو گر کا فریب ہے اور جادو گر کا بھلا نہیں ہوتا کہیں آوے تو

www.dawateislami.net

سب جادوگر سجدے میں گرا لیے گئے بولے ہم اُس پر ایمان لائے جو ہارون اور موسیٰ کا رب ہے۔ فرعون بولا کیا تم اُس پر ایمان لائے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا تو مجھے قسم ہے ضرور میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تمہیں کھجور کے ڈنڈ (سوکھے تنے) پر سُولی چڑھاؤں گا اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور دیرپا ہے۔ بولے ہم ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے ان روشن دلیلوں پر جو ہمارے پاس آئیں ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم تو تُو کر چک جو تجھے کرنا ہے تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں مجبور کیا جادو پر اور اللہ بہتر ہے اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا۔

صحابی ابنِ صحابی حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: وہ دن (جس میں حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام اور جادوگروں میں مقابلہ ہوا) عاشورا (یعنی دسویں محرم) کا تھا۔

(تفسیر خازن، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:59، 3/257)

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا معجزہ دیکھ کر جادوگر اتنی تیزی سے سجدے میں گئے کہ اس سے یوں محسوس ہوا جیسے انہیں پکڑ کر سجدے میں گرا دیا گیا ہو، منقول ہے کہ اس سجدے میں انہیں جنّت اور دوزخ دکھائی گئی اور انہوں نے جنّت میں اپنے مَنازل دیکھ لئے۔

(تفسیر مدارک، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:70، ص696)

باریک نکتہ

مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں: جادوگروں نے ادب کی وجہ سے مقابلہ پہلے شروع کرنا حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ پاک نے انہیں اِیمان کی دولت سے مشرّف فرما دیا۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ:65، ص590)

www.dawateislami.net

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

حضرتِ بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا

حضرتِ بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا فرعون کی بیوی تھیں۔ آپ انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی اولاد میں سے تھیں، آپ غریبوں اور مسکینوں پر رحم و کرم کرتی تھیں۔ (تفسیر بغوی، پ20، القصص، تحت الآیۃ:9، 3/375) جب حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کے مقابلے میں جادوگر آئے اور پھر آخر میں سجدے میں گر کر ایمان لے آئے تو یہ سارا منظر آپ رحمۃُ اللہِ علیہا بھی اپنے محل کی چھت سے دیکھ رہی تھیں، آپ کے دِل میں نورِ ایمان چمکا اور آپ بھی ایمان لے آئیں، جب فرعون کو اس بات کی خبر پہنچی تو اس بدبخت نے آپ پر ظلم و ستم کی وہ آندھیاں چلائیں کہ روح کانپ جائے، پہلے پہل اس بدبخت نے انہیں بغیر تکلیف دیئے ایمان سے ہٹانے کی کوشش کی مگر آپ ڈٹی رہیں، جب فرعون اس میں ناکام ہوا تو اُس نے مَعاذَ اللہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کے مبارک ہاتھ پاؤں میں میخیں (یعنی کیل) لگا کر دھوپ میں سورج کی طرف رُخ کر کے لٹا دیا اور سینے پر چکی کا پاٹ رکھ دیا (کہ ہِل بھی نہ سکیں)۔ لیکن آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نے فرمایا: (اے دشمنِ خُدا، ظالم اِنسان!) تُو میرے وُجود پر تَو قادِر ہو سکتا ہے لیکن میرا دل میرے ربّ کی پناہ میں ہے اگر تو میرا ہر عُضْو کاٹ دے تب بھی میرا عشق بڑھتا جائے گا، حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے جب یہ منظر دیکھا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نے ان سے عرض کی: میرا ربّ مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا: اے آسیہ! آسمان کے فرشتے تیرے انتظار میں ہیں اور اللہ تیرے کارناموں پر فخر فرماتا ہے۔ سوال کر! تیری ہر ضرورت پوری ہو گی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہا نے دُعا مانگی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص35 ملخصًا) جس کا ذکر

www.dawateislami.net

قرآنِ کریم میں کچھ اس طرح ہے:

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾

(پ28،التحریم:11)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے فرعون کی بی بی جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش۔

فرعون آپ کو شہید کرنے کا فیصلہ کرتا ہے اور اپنے کارندوں سے کہتا ہے کہ ایک بڑی چٹان دیکھ کر لاؤ! چٹان کو دیکھ کر بھی اگر یہ اپنی بات پر قائم رہتی ہے تو چٹان اس پر گرا دو اور اگر رُجوع کرلیتی ہے تو یہ میری بیوی ہے، چٹان لائی جاتی ہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہا آسمان کی طرف نِگاہ اُٹھا کر دیکھتی ہیں تو وہاں جنّت میں اپنا (سفید موتی کا) گھر نظر آتا ہے، جس سے آپ کا حوصلہ اور بڑھ جاتا ہے اسی حالت میں آپ کی روح پرواز کر جاتی ہے، اس کے بعد آپ پر چٹان گرائی جاتی ہے اور وہ ایسے بدن پر گرتی ہے جس میں روح نہیں ہوتی۔

(تفسیر بغوی، پ28، التحریم، تحت الآیۃ:11، 4/432، ملخصاً)

حضرتِ بی بی آسیہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے لئے بہت بڑی خوشخبری

آپ رحمۃُ اللہِ علیہا کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپ جنّت میں پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زوجہ ہوں گی چنانچہ مروی ہے کہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا مرضِ وفات میں مُبتلا تھیں تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ پاک نے جنت میں میرا نکاح تمہارے

www.dawateislami.net

ساتھ، مریم بِنْتِ عمران، حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی بہن کُلثم [1] اور فرعون کی بیوی آسیہ کے ساتھ فرمایا ہے۔(معجم کبیر،22/451، حدیث:1100) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کی والدۂ محترمہ حضرتِ بی بی مریم رحمۃُ اللہِ علیہا

حضرتِ مریم رحمۃُ اللہِ علیہا کی ولادت شریف سے پہلے آپ کے والدِ محترم حضرتِ عمران رحمۃُ اللہِ علیہ انتقال فرما چکے تھے لہذا آپ کا نام آپ کی والدۂ محترمہ نے رکھا جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے:﴿ وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ ﴾(پ3، اٰلِ عمران:36) ترجمۂ کنزالایمان:"اور میں نے اس کا نام مریم رکھا۔" آپ حضرت سلیمان بن داود علیہما السّلام کی اولاد سے ہیں۔ قرآنِ کریم میں آپ کی کرامات کا بھی بیان ہے (جو آگے قسط وار رسالے میں آئے گا)۔ جو شخص حضرت مریم رحمۃُ اللہِ علیہا پر (مَعاذَاللہ) زنا کی تہمت لگائے وہ شخص یقینی قطعی کافِر و مُرتَد ہے کہ ایسا اِعتقاد رکھنا صریح قرآنی آیات کے خِلاف ہے۔

وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ۠ (۱۲) (پ28، التحریم:12)

ترجمۂ کنزالایمان: اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور فرمانبرداروں میں ہوئی۔

حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کی والدۂ محترمہ اور بہن

حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کی والدۂ محترمہ بڑی نیک خاتون تھیں، آپ کا نام مبارک "یوحانذ" تھا اور والدِ محترم کا نام عمران تھا۔(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص176)

---

1 ... بعض علما نے آپ کا نام مریم بھی ذکر کیا ہے۔ (تفسیر صاوی، پ20، القصص، تحت الآیۃ:11، ص1521)

www.dawateislami.net

فرعون نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ "بیتُ المقدّس" (بَ۔تُل۔مُقَدْ۔دَس) کی طرف سے ایک آگ نکلی جس نے سارے مِصر کو گھیر لیا اور تمام قبطیوں (قِبْ۔طِی۔یوں) کو جلاڈالا مگر بنی اسرائیل کو آگ سے کوئی نقصان نہ پہنچا۔" یہ عجیب وغریب خواب دیکھ کر فرعون پریشان ہوگیا۔ اِس نے نُجومیوں سے تعبیر معلوم کی تو انہوں نے بتایا کہ "بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت ختم ہوجانے کا سبب بنے گا۔" یہ سُن کر فرعون نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو بھی لڑکا پیدا ہو اُسے قتل کر دیا جائے۔ اِس طرح فرعون کے حکم سے 12 ہزار یا 70 ہزار لڑکے قتل کر دیئے گئے۔

(تفسیر خازن، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:49، 1/ 52)

جب حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ پیدا ہوئے تو آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان سے نور کی کرنیں نکل رہی تھیں۔ (تفسیر بغوی، پ20، القصص، تحت الایۃ:7، 3/ 373) آپ رحمۃُ اللہِ علیہا (یعنی حضرت موسیٰ کی والدہ) چند دِن حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو دودھ پلاتی رہیں، اس عرصے میں نہ آپ علیہ السّلام روتے، نہ ان کی گود میں کوئی حرکت کرتے تھے اور آپ کی بہن کے سوا اور کسی کو آپ علیہ السّلام کی ولادت کی اطّلاع نہ تھی، جب آپ کو فرعون کی طرف سے اندیشہ ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو ایک صندوق میں رکھ کر جو خاص طور پر اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا، رات کے وقت دریائے نیل میں بہا دیا۔

(تفسیر خازن، پ20، القصص، تحت الآیۃ:7، 3/ 423، تفسیر مدارک، پ20، القصص، تحت الآیۃ:7، ص861، تفسیر جلالین، پ20، القصص، تحت الآیۃ:7، ص326، ملتقطاً)

اللہ پاک کی اس نیک بندی وَلِیَّہ کا ذکر قرآنِ کریم میں کچھ اس طرح ہے:

وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى اَنْ اَرْضِعِیْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَ لَا تَخَافِیْ وَ لَا تَحْزَنِیْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ (پ20، القصص:7)

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام فرمایا کہ اُسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو تو اُسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر اور نہ غم کر بے شک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے۔

سورۃُ القصص میں ان آیات کے بعد حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام کی بہن "حضرت مریم رحمۃُ اللہِ علیہا" کا تذکرہ بھی قرآنِ کریم میں موجود ہے۔

وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ٘ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَۙ۝۱۱ وَ حَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ۝۱۲ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۠۝۱۳

(پ20، القصص: 11-13)

ترجمۂ کنز الایمان: اور (اس کی ماں نے) اس کی بہن سے کہا اُس کے پیچھے چلی جا تو وہ اسے دُور سے دیکھتی رہی اور ان کو خبر نہ تھی اور ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کر دی تھیں تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس بچہ کو پال دیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں۔ تو ہم نے اُسے اس کی ماں کی طرف پھیرا کہ ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اے عاشقانِ اولیا! قرآنِ کریم میں پچھلی اُمّتوں کے تقریباً 20 اولیائے کرام اور حضرتِ موسیٰ علیہ السّلام پر ایمان لا کر آپ کی نظرِ فیض اثر سے وِلایت کا تاج پہننے والے ہزاروں اولیائے کرام کا ذکرِ خیر ہوا۔ اللہ پاک ہمیں اپنے اولیائے کرام کی محبت و عقیدت نصیب فرمائے اور ان کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مسلمانانِ عالم شروع سے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم سے فیض لیتے، ان کی حیاتِ مبارکہ میں ان کے پاس حاضر ہوتے اور اِنتقال شریف کے بعد ان کے مزارات سے برکتیں پاتے آئے ہیں، ہمیں

www.dawateislami.net

بھی انہی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم سے محبت و عقیدت رکھنی چاہیئے۔ معاذ اللہ ثُمَّ مَعاذَاللہ! اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے بارے میں ذہن میں بدگمانی یا بُری سوچ سے بچیئے۔ خدانخواستہ کوئی شیطانی وسوسہ دلائے تو فوراً علمائے اہلِ سنّت یا دارُ الاِفتا اہلِ سنّت میں حاضر ہو کر اپنے وَساوِس کا علاج کروالیجئے۔ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم سے بد اِعتِقادی آہستہ آہستہ نیکوں اور بزرگوں کی بے ادبی کی طرف لے جاتی ہے جو کہ ایک مسلمان کے دین کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے بارے میں زبان درازی کرنے والے کے سائے سے بھی بچیں ورنہ اس پر برسنے والی نُحوست سے آپ بھی آلودہ ہوسکتے ہیں۔ اللہ پاک جن کی شان بیان فرمائے، اللہ پاک جن کے رُتبے عام لوگوں پر بڑھائے ہم اُن پر تنقید کر کے اپنے ہی دامن کو داغدار کرسکتے ہیں ان بزرگانِ دین کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ اللہ پاک کی بڑی نیک ہستیاں ہوتی ہیں جن پر ہر وقت اللہ پاک کی رحمتیں برستی ہیں ہمیں بھی چاہیئے کہ ان سے اِکْتِسابِ فیض (یعنی فیض حاصل) کریں۔

حضرت مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ کے اشعار کی روشنی میں مولانا عبد المصطفٰی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اولیائے کرام (رحمۃُ اللہِ علیہم) کو عام انسانوں کی طرح نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ یہ عقیدہ رکھ کر اولیائے کرام کی تعظیم و تکریم کرنی چاہیے کہ ان لوگوں پر خداوندِ کریم کا خاص فضلِ عظیم ہے اور یہ لوگ بے پناہ رُوحانی طاقتوں کے بادشاہ بلکہ شہنشاہ ہیں۔ یہ لوگ اللہ پاک کے حکم سے بڑی بڑی بلائیں اور مصیبتیں ٹال سکتے ہیں اور ان کی قبروں کا بھی ادب رکھنا لازم ہے کہ اولیا کی قبروں پر فُیُوض وبَرَکاتِ خداوندی کی بارش ہوتی رہتی ہے اور جو عقیدت و محبت سے ان کی قبروں کی زیارت کرتا ہے وہ ضرور ان بزرگوں کے فیوض وبرکات سے فیض یاب ہوا کرتا ہے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص192)

www.dawateislami.net